# تدریسِ قرآن مجید

مع حل شدہ مشقی سوالات (ٹیکسٹ بُک)

# 7

## برائے جماعت ہفتم

| پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور | (تجویز کردہ) |
|---|---|

# فہرست

| بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | جماعت ہشتم میں شامل ترجمۃُ القرآن کا نصاب؛ چھ (۶) قرآنی سورتوں کا شانِ نزول و تعارف، چھ (۶) سورتوں کی منتخب تیس (۳۰) آیات کا بامحارہ ترجمہ، دونبیوں علیہم السلام کے قرآنی قصص۔ |
|---|---|

## جماعت ہشتم کے نصاب میں شامل چھ (۶) سورتوں کا شانِ نزول اور تعارف؛

### (۱)۔ سُوۡرَۃُ یُوۡسُف

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت قرآنِ حکیم کی نہایت دلچسپ سورت ہے۔اس سورت میں بارہ رکوع ہیں۔گیارہ رکوعوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا انتہائی ایمان افروز اور سبق آموز دلچسپ قصّہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایاہے۔اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے اوربُرے لوگوں کی چالیں اور سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیتا۔اس قصّے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہترین قصّہ قرار دیاہے۔اس سورت میں زندگی کے بہت سے گوشوں مثلاًا یمانیات،ذکرِالٰہی، صبر، شکر، حیا،اخلاق، حسن سلوک ، ہمدردی،درگزر،گھریلوزندگی،تجارت اور حکومت وغیرہ تک کے بارے میں رہنمائی عطا کی گئی ہے۔یہودنے مشرکینِ مکّہ کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا کہ بتائیں بنی اسرائیل کنعان سے مصر کیسے پہنچے؟اس کے جواب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری سورت یوسف نازل فرمائی۔جس میں تفصیل سے ان کے سوال کاجواب دیاگیاہے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی واضح کردی گئی کہ حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج وہی دعوت دے رہے ہیں جو حضرت ابراہیم ، حضرت اسحاق ، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف **علیہم السلام** کی دعوت تھی۔ ساتھ ہی اُمید دلائی گئی کہ خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کامیاب رہیں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کامیاب رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والے ایک دن نادم ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کرنے والے بھائیوں کو بھی نادم ہونا پڑا تھا۔

### (۲)۔ سُوۡرَۃُ زُخۡرُف

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قیامِ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔یہ وہی زمانہ تھاجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قریش کے سردار جادووغیرہ کے الزامات لگارہے تھے اور سب باہم مل کر(معاذاللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی سازشیں کررہے تھے(جیسا کہ آیات ۷۹اور ۸۰ میں صاف اشارہ موجودہے)۔ ”زُخرُف“عربی زبان میں ”(سونے d) “ کو کہتے ہیں۔ آیات: ۳۴ اور ۳۵ میں ذکر کیا گیاہے کہ دنیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نظر میں اتنی بے حیثیت اور حقیر ہے کہ اگریہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سب ہی لوگ کافر ہوجائیں گے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کافروں کے گھروں کو سونے اور چاندی کا بنادیتا۔

اس سورت میں شرک کی مذمت اور توحید کاذکرہے۔ تین جلیل القدر انبیاء کرام علیہم السلام یعنی حضرت ابراہیم ،حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی دعوت کا ذکرہے کہ وہ سب ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ عبادت کرنے والے اور شرک سے منع کرنے والے تھے۔اس کے علاوہ آخرت کے حالات بیان کیئے گئے ہیں۔سورت کے آخر میں پرہیز گاروں کے اچھے اور مشرکین کے بُرے انجام کابیان ہے۔

## (۳)۔ سُوۡرَۃُ جَاثِیَۃ

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور کے زمانۂ قحط میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب نبی کریم ﷺ قرآنِ حکیم کی روشنی میں توحیدِ باری تعالیٰ اور آخرت پر دلائل پیش فرما رہے تھے۔ سورہ الدخان اور سورہ الجاثیہ کے مضامین تقریباً ایک جیسے ہیں۔ "جاثیہ" عربی میں "گھٹنے ٹیکنے اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے" کو کہتے ہیں۔ قیامت کے روز لوگ خوف اور بے بسی سے گھٹنوں کے بل بیٹھے اس بات کے منتظر ہوں گے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا (جیسا کہ آیت : ۲۸ میں بھی یہی ذکر ہے) اس لئے اس سورت کا نام " جاثیہ " رکھا گیا۔ سورت کے آغاز میں قرآنِ حکیم کی طرف دعوت دی گئی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات آفاقی یعنی کائنات میں موجود نشانیوں پر غور وفکر کی تاکید کی گئی ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ آیات کو نظر انداز کرنے والوں کو شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا کہ بُرے اور نیک لوگوں کی نہ زندگی اور موت برابر ہے، نہ ان کے ساتھ ایک جیسا معاملہ کیا جائے گا۔ قیامت کے حالات کا بیان ہے اور نافرمان قوموں پر عذاب کے اسباب بیان کیئے گئے ہیں۔

## (۴)۔ سُوۡرَۃُ ذَارِیَات

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ پر مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب (معاذاللہ) آپ ﷺ کی دعوتِ توحید کی مخالفت میں قریش مکہ کی طرف سے جھوٹے الزامات لگائے جا رہے تھے۔ اس سورت کے مضامین اور اس سے پہلی کے مضامین ایک جیسے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت بھی اسی دور میں نازل ہوئی۔ ذرات اور بخارات اُڑانے والی ہواؤں کو" ذاریات "کہتے ہیں۔ آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہواؤں کی قسمیں ذکر فرما کر قیامت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ پھر قیامت کا انکار کرنے والوں کی مذمّت کی گئی ہے۔ اہل جنت کی صفات اور عمدہ انجام کا ذکر ہے۔ پرہیز گاروں کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خصوصی رحمت وعطا اور ان کی عظیم صفات کا بیان ہے جنہیں اختیار کرنے کی وجہ سے وہ اس کامیابی سے مشرف ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان مہمان نوازی اور انہیں فرشتوں کی طرف سے ایک صاحب علم لڑکے کی بشارت کا ذکر ہے۔ نافرمان قوموں یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم، آلِ فرعون، قومِ عاد، قومِ ثمود اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ جنات اور انسانوں کی تخلیق کی حکمت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ آخر میں نافرمانوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر دی گئی ہے۔

## (۵)۔ سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ مشرکین نبی کریم ﷺ پر اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے (معاذاللہ) اس قرآن کو از خود بنا لیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ نجم نازل فرمائی جس میں یہ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے بلکہ آپ ﷺ وہی فرماتے ہیں جو آپ ﷺ کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح کر دی گئی کہ نبی کریم ﷺ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے جو احکام اور قصص وامثال بیان فرماتے ہیں یا جو کلام بھی آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ سراسر وحی ہے اور آپ ﷺ اس میں سچے ہیں۔ کفّار نبی کریم ﷺ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے کہ آپ ﷺ (معاذاللہ) حق پر نہیں۔ اس سورت میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک بڑا مجمع تھا جس میں مسلمان و کافر سب ہی شامل تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی اور سورت کے آخر میں سجدہ فرمایا۔لوگ اس سورت کے سننے میں اتنے مشغول ہوئے کہ مسلمانوں کے ساتھ سب کافر نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے، اس نے کچھ کنکریاں یا مٹی اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھ لی اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بعد میں کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔( صحیح بخاری ) یہ پہلی سورت تھی جس میں آیتِ سجدہ نازل ہوئی۔

نجم "ستارہ" کو کہتے ہیں۔چونکہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم بیان فرما کر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی گئی ہے، اس لئے اس سورت کا نام سورت نجم ہے۔اس سورۂ مبارکہ کا بنیادی موضوع نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کا حق ہونا ہے اس کے ساتھ واقعہ معراج کے خصوصی احوال کا ذکر فرما کر آپ ﷺ کی عظمت شان بیان فرمائی گئی ہے۔

سورت کے آغاز میں واقعۂ معراج کے آسمانی سفر کا بیان ہے۔اس سفر کے زمینی حصے کا سورۃ بنی اسرآئیل ۱۷، آیت :ا میں ہے۔سفر معراج نبی کریم ﷺ کا عظیم الشان معجزہ ہے جس کے ذریعہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خصوصی مقام و مرتبے سے نوازا۔ اس عظیمُ الشان سفر معراج میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔سفر کے دوران ساتوں آسمانوں پر آپ ﷺ کی مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ ساتوں آسمانوں کے سفر کے بعد مقام سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰى بھی آیا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ اگر میں اس سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تجلی سے میرے پَر جل جائیں گے۔چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں سے آگے کا سفر تنہا فرمایا۔ آپ ﷺ ربِّ کائنات سے ملاقات اور ہم کلام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔انوارِ باری تعالیٰ کے مشاہدہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے رب کی بڑی بڑی نشانیوں یعنی بُراق، ساتوں آسمانوں، انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتوں، سِدْرَۃُ الْمُنْتَهٰى، جَنَّۃُ الْمَاْوٰى کو بھی دیکھا اوراحوالِ جنت و دوزخ وغیرہ کا مشاہدہ بھی فرمایا۔

اس سورت میں نبی کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم کے بارے میں شکوک و شبہات کو دور کیا گیا ہے۔ مشرکین کے باطل عقائد کا رد کیا گیا ہے۔ فرماں برداروں اور نافرمانوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور دین کی بنیادی تعلیمات جو پچھلی آسمانی کتابوں میں بھی تھیں ان کا بیان ہے۔ آخر میں قیامت کے ذکر اور اپنے رب کی بندگی بجالانے کے حکم پر سورت مکمل ہوتی ہے۔

## (٦)۔ سُوْرَۃُ نوح

**شانِ نزول اور تعارف:** یہ سورت نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے درمیانی دور میں اس وقت نازل ہوئی جب مخالفت میں شدت آگئی تھی۔سُوْرَۃُ الْمَعَارِج کی آیت:۴۱ کے آخر میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ مشرکینِ مکّہ سے بہتر لوگ لے آئیں اور اس کے بعد سورۂ نوح میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر بہت بڑا طوفان بھیجا، جس سے ان کی قوم کے تمام کافر غرق ہو کر ہلاک ہوگئے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف اُن چند افراد کو بچالیا جو اُس کی توحید اور حضرت نوح علیہ السلام کی رسالت پر ایمان لاچکے تھے۔ پھر ان ہی باقی رہنے والے لوگوں سے دنیا آباد ہوئی۔ اس طرح یہ بات واضح کر دی گئی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جب چاہے کسی قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم کو لے آئے، یہ پوری سورت حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، اس کے جواب میں قوم کے طرزِ عمل اور ان کے انجام کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم عراق کے علاقہ میں آباد تھی۔ وہ قوم بت پرستی میں مبتلا تھی۔

ان کے پانچ بڑے مشہور بت تھے وَدّ ، سُوَاعْ ، یَغُوْث ، یَعُوْق اور نَسْر ۔وہ بالآخر ان بتوں کو اپنا معبود بنا بیٹھے تھے اور بڑے ذوق وشوق سے ان کی عبادت کرنے لگے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی۔ انہوں نے اپنی قوم کو استغفار کی برکات بھی بتائیں لیکن قوم اپنے شرک سے باز نہ آئی اور بالآخر عذاب الٰہی سے دوچار ہوئی۔ سورت کے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعاؤں کا بیان ہے۔ سورۂ نوح کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پہلا واقعہ نہیں بلکہ حضرت نوح علیہ السلام بھی اِن مراحل سے گزر چکے ہیں ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے صبر و تحمل پر آپ علیہ السلام کو تائید و نصرت سے نوازا تھا۔ اہلِ ایمان کو بھی مشکلات پر صبر و تحمل کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تائید و نصرت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

## قصص الانبیاء علیہم السلام (جماعت ہشتم)

### (1)۔ قرآن مجید کی روشنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ و تعارف:

حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے گیارھویں نمبر پر سب سے عزیز اور چہیتے بیٹے تھے۔ بڑے دس بھائی حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کرتے تھے، جس کی بناء پر انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جنگل میں لے جا کر کنویں میں ڈال دیا، اور والد کو بہانے کے طور پر کہہ دیا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ بعد ازاں ایک قافلہ نے پانی کی غرض سے ڈول کنویں میں ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام اس کے ذریعہ سے باہر آ گئے، عزیزِ مصر نے مہنگے دام میں حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا، یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال کی وجہ سے عزیزِ مصر کی بیوی (زلیخا) آپ پر عاشق ہو گئی، پھر ناکام کوششوں کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام پر جھوٹا الزام لگا کر جیل میں بھیج دیا، جیل میں آپ نے دو لوگوں کو ان کی خواب کی تعبیر بتائی، جو بعینہ سچ ثابت ہوئی، ایک کو پھانسی ہو گئی، اور بچنے والا بادشاہ کا خادم بن گیا، ایک عرصہ بعد بادشاہ نے اپنا خواب لوگوں کو بتایا، جس کی تعبیر کرنے والا نہ مل سکا، خادم کو یاد آیا تو حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر پوچھ کر بادشاہ کو بتائی، اسی خوشی کی بناء پر بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وزیرِ خزانہ بنا دیا، ایک عرصہ بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی غلّہ لینے مصر گئے، تو حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہو گئی، حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سب کو معاف کر دیا، اور بخوشی اپنے بھائیوں اور والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ مصر میں ہی رہنے لگے۔

### (2)۔ قرآن مجید کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ و تعارف:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کی صاحبزادے اور اللہ کے بندے اور رسول ہیں، آپ بنی اسرائیل کے آخری نبی و رسول ہیں، مشہور آسمانی کتاب انجیل آپ پر ہی نازل کی گئی، بغیر والد کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مریم علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا فرما کر اپنی قدرت کا ایک کرشمہ لوگوں کو دکھایا، حضرت مریم علیہا السلام جب آپ کو گود میں اٹھائے ہوئے قوم کی طرف تشریف لائیں تو قوم نے ان پر الزامات لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزانہ طور پر بولنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ وہ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ :"بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے نبی بنایا ہے"۔ جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی معجزات عطا کیے گئے مجملہ ان معجزات کہ مٹی سے پرندے بنانا، مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا، برص کے مریضوں کو صحت یاب کرنا، نیز مردوں کو زندہ کرنا شامل ہے۔

آپ نے اپنی قوم کو راہِ خدا کی تبلیغ و تلقین کی، تاہم کفّار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آئے، جنابِ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بشارت دی کہ میرے بعد احمد نام کا ایک رسول آئے گا، تم ہمارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے، ان وعظ اور نصیحتوں کے باوجود بنی اسرائیل مخالفت پر ڈٹے رہے اور بالآخر عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی، تاہم اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیا، انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں کسی اور کو پھانسی دے دی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب دوبارہ نازل ہوں گے، ماسوائے اسلام سب ملتیں فنا ہو جائیں گی۔

## جماعت ہشتم کے نصاب میں شامل تیس (۳۰) منتخب آیات اور ترجمہ

### (①)۔ سورہ یوسف (آیت ۱تا۶) چھ آیات

| اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ |
|---|---|
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |
| الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝١ | اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢ |
| یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں | بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو |
| نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ | |
| ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں اس لئے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی | |
| وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٣ | |
| اگرچہ بیشک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی | |
| اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝٤ | |
| یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا | |
| قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥ | |
| کہا اے میرے بچّے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔ | |
| وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ | وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ |
| اور اسی طرح تجھے تیرا رب چُن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا | اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر |
| كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ | اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ |
| جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی | بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے۔ |

| جماعت ہشتم سورہ یوسف الفاظ کے معانی | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** |
| تِلْكَ | یہ | اَلْمُبِيْنُ | واضح | اِنَّآ | بے شک ہم |
| اَنْزَلْنٰهُ | ہم نے اس کو نازل کیا | لَعَلَّكُمْ | تاکہ تم | نَحْنُ | ہم |
| نَقُصُّ | ہم بیان فرماتے ہیں | عَلَيْكَ | آپ پر | اِلَيْكَ | آپ کی طرف |
| هٰذَا | یہ | اِذْ | جب | رَاَيْتُ | میں نے دیکھا |
| اَحَدَ عَشَرَ | گیارہ | كَوْكَبًا | ستارے | اَلشَّمْسُ | سورج |
| اَلْقَمَرُ | چاند | اِخْوَتِكَ | اپنے بھائیوں | عَدُوٌّ | دشمن |
| رَبُّكَ | آپ کا ربّ | يُتِمُّ | پوری کرے گا | كَمَآ | جیسا کہ |
| مِنْ قَبْلُ | اس سے پہلے | عَلِيْمٌ | خوب جاننے والا | حَكِيْمٌ | حکمت والا |

## سورہ الزخرف (آیت ۹ تا ۱۴) چھ آیات

| اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ |
|---|---|
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٩ لا

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے انہیں بنایا اس عزّت والے علم والے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠ ج

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لئے اس میں راستے کئے کہ تم راہ پاؤ

وَ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝١١

اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے سے تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر زندہ فرمادیا یونہی تم نکالے جاؤ گے

وَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوٰجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعٰمِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝١٢ لا

اور جس نے سب جوڑے بنائے اور تمہارے لئے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں

| لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ | |
|---|---|
| کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو | |
| وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ | وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ |
| اور یوں کہو پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی | اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ |

جماعت ہشتم سورہ زخرف الفاظ کے معانی

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| لَئِنْ | اگر | مَّنْ خَلَقَ | کس نے پیدا کیا | الْعَزِيْزُ | غالب |
| الْعَلِيْمُ | علم والا | جَعَلَ | اس نے بنایا | مَهْدًا | فرش |
| سُبُلًا | راستے | السَّمَآءِ | آسمان | مَآءً | پانی |
| بَلْدَةً | شہر | كَذٰلِكَ | اسی طرح | الْاَزْوٰجَ | جوڑے |
| الْفُلْكُ | کشتیاں | الْاَنْعٰمُ | چوپائے | تَرْكَبُوْنَ | تم سواری کرتے ہو |
| سُبْحٰنَ | پاک | سَخَّرَ | تابع کر دیا | لَنَا | ہمارے |
| مُقْرِنِيْنَ | قابو میں لانے والے | | | | |

## سورہ الجاثیۃ (آیت ۱تا ۵) پانچ آیات

| اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ |
|---|---|
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |
| حٰمٓ ﴿۱﴾ | تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ |
| حا۔ میم | کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزّت و حکمت والے کی طرف سے |
| اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ | |
| بیشک آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے | |

| وَفِیْ خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝۴ |
|---|
| اور تمہاری پیدائش میں اور جو جانور وہ پھیلاتا ہے ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کیلئے |
| وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّھَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا |
| اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں کہ اللہ نے آسمان سے روزی کا سبب بارش برساتو اس سے مردہ زمین کو زندہ کیا |
| وَ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۵ |
| اور ہواؤں کی گردش میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے |

جماعت ہشتم سورہ الجاثیہ الفاظ کے معانی

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|---|---|
| یَبُثُّ | وہ پھیلاتا ہے | یُوْقِنُوْنَ | وہ یقین رکھتے ہیں | اَلَّیْلُ | رات |
| اَلنَّھَارُ | دن | اَنْزَلَ اللّٰہُ | اللہ نے نازل کیا | اَحْیَا | زندہ کیا |
| تَصْرِیْفُ | پھیرنے میں | اَلرِّیٰحُ | ہوائیں | | |

## (۵)۔ سورہ الذّٰریٰت (آیت ۵۵ تا ۶۰) چھ آیات

| اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ |
|---|---|
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |
| وَّ ذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۵۵ | وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝۵۶ |
| اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے | اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی اسی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں |
| مَآ اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۝۵۷ | اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۝۵۸ |
| میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں | بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔ |

| فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِھِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۵۹ |
|---|
| تو بیشک ان ظالموں کے لئے عذاب کی ایک باری ہے جیسے ان کے ساتھ والوں کے لئے ایک باری تھی تو مجھ سے جلدی نہ کریں |

| فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ یَّوۡمِهِمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾ |
| --- |
| تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں۔ |

| جماعت ہشتم سورہ الذاریات الفاظ کے معانی | | | | | |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** |
| ذَكِّرۡ | سمجھاؤ | اَلذِّكۡرٰی | سمجھانا | تَنۡفَعُ | فائدہ دیتا ہے |
| خَلَقۡتُ | میں نے پیدا کیا | اَلۡاِنۡسُ | انسان | فَلَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنِ | تو وہ مجھ سے جلدی نہ کریں |
| فَوَیۡلٌ | تو ہلاکت ہے | | | | |

## سورہ النجم (آیت ۳۹ تا ۴۵) سات آیات

| اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿﴾ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾ |
| --- | --- |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |
| وَ اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسٰنِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾ | وَ اَنَّ سَعۡیَهٗ سَوۡفَ یُرٰی ﴿۴۰﴾ |
| اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ | اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ |
| ثُمَّ یُجۡزٰىهُ الۡجَزَآءَ الۡاَوۡفٰی ﴿۴۱﴾ | وَ اَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الۡمُنۡتَهٰی ﴿۴۲﴾ |
| پھر اس کا بھرپور بدلا دیا جائے گا۔ | اور یہ کہ بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ |
| وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَكَ وَ اَبۡكٰی ﴿۴۳﴾ | وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحۡیَا ﴿۴۴﴾ |
| اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا۔ | اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا۔ |

| وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّكَرَ وَ الۡاُنۡثٰی ﴿۴۵﴾ |
| --- |
| اور یہ کہ اسی نے نر اور مادہ دو جوڑے بنائے |

| جماعت ہشتم سورہ النجم الفاظ کے معانی | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** | **الفاظ** | **معانی** |
| لَیۡسَ | نہیں ہے | سَعٰی | کوشش کی | اَلۡجَزَآءُ | بدلہ |
| اَضۡحَکَ | وہ ہنساتا ہے | اَبۡکٰی | وہ رُلاتا ہے | اَلذَّکَرُ | نر |
| اَلۡاُنۡثٰی | مادہ | | | | |

## نوح (آیت ۱۰ تا ۲۰) گیارہ آیات

| | |
|---|---|
| اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ۝ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ |
| میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ | اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم والا (ہے)۔ |
| فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ | یُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا ﴿ۙ۱۱﴾ |
| تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے، | تم پر شرّاٹے کا مینھ بھیجے گا |
| وَّ یُمۡدِدۡکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ جَنّٰتٍ وَّ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ اَنۡہٰرًا ﴿ؕ۱۲﴾ | |
| اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔ | |
| مَا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴿ۚ۱۳﴾ | وَ قَدۡ خَلَقَکُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾ |
| تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزّت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے | حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا |
| اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿ۙ۱۵﴾ | |
| کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک | |
| وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡہِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ | |
| اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ | |
| وَ اللّٰہُ اَنۡۢبَتَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ﴿ۙ۱۷﴾ | ثُمَّ یُعِیۡدُکُمۡ فِیۡہَا وَ یُخۡرِجُکُمۡ اِخۡرَاجًا ﴿۱۸﴾ |
| اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا | پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا اور دوبارہ نکالے گا |

| وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ | لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ |
| --- | --- |
| اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا | کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو |

| جماعت ہشتم سورہ نوح الفاظ کے معانی | | | | | |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
| اَطْوَارًا | مختلف حالتوں سے گزار کر | طِبَاقًا | اوپر نیچے | بِسَاطًا | فرش |
| سُبُلًا | راستے | فِجَاجًا | کشادہ | | |

# قرآنِ مجید کے آداب

1. قرآنِ مجید کی تلاوت پاک صاف اور باوضو ہو کر کرنی چاہیے۔
2. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھنا چاہیے۔
3. تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیے۔
4. تلاوت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت دل میں موجود ہونی چاہیے۔
5. تلاوت آہستہ اور بلند آواز دونوں طرح سے کی جاسکتی ہے۔ البتّہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بلند آواز کسی کے آرام یا کام میں خلل نہ ڈالے۔
6. سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے۔ ہمیں سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور آداب سیکھنے چاہئیں۔
7. جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جارہی ہو تو اسے خاموشی اور توجّہ سے سننا چاہیے۔
8. قرآنِ مجید کے ترجمہ کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
9. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیّت سے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
10. اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمت اور جنّت و خوش خبری والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت خوشی کے اظہار اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنّت کی دعا مانگنی چاہیے۔
11. اللہ تعالیٰ کے غضب، جہنّم اور اس کے عذاب والی آیات اور ترجمہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے جہنّم کے عذاب اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے کی دعا مانگنی چاہیے۔
12. تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ کرام، مرحومین اور پوری امّتِ مُسلِمہ کے لیے سلامتی، بھلائی اور مغفرت کی دعا مانگنی چاہیے۔

# ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے دِین کو مکمل فرما دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی آخری کتاب "قرآنِ مجید" کو نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعہ دینِ اسلام کو غالب فرمایا اور انسانوں کو زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا ہے۔
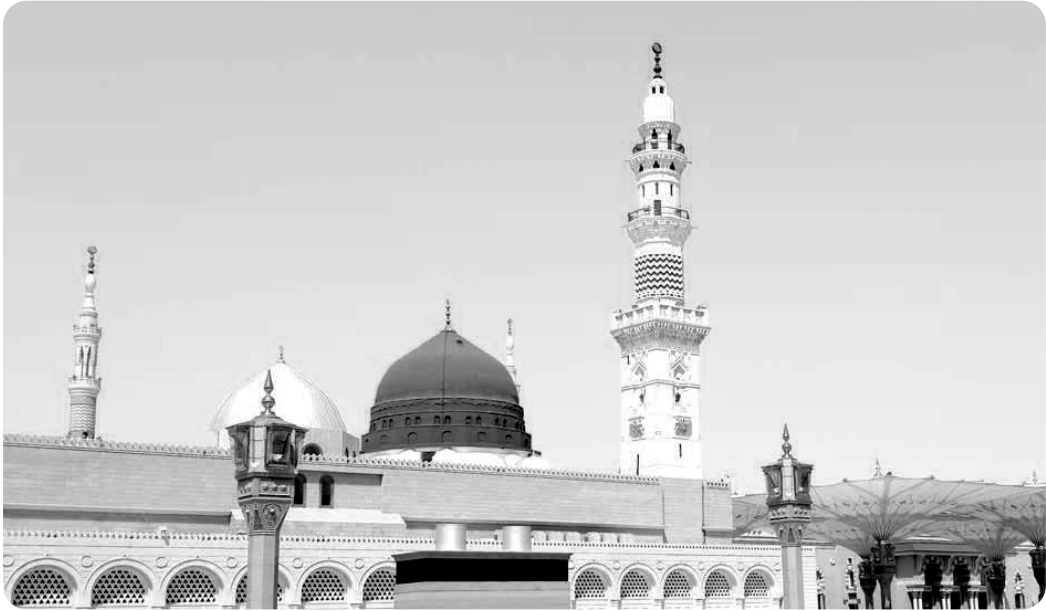
مسجدِ نبوی، مدینہ منوّرہ

# حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی شانِ مبارک

## قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں

### 1 تاج دارِ ختمِ نبوّت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (سورۃ الاحزاب: 40)

نہیں ہیں محمد (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیّٖن ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

### 2 ذکر کی بلندی:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ (سورۃ الانشراح: 4)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا ذکر بلند فرما دیا۔

### 3 بے پناہ عنایات:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (سورۃ الضحیٰ: 5)

اور عنقریب آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کا ربّ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) راضی ہو جائیں گے۔

### 4 رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی بہترین نمونہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔

## 5 اعلیٰ اخلاق وکردار:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ (سورۃ القلم: 4)

اور بے شک آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

## 6 حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اتّباع، محبّت الٰہی کے حصول کا ذریعہ:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾
(سورۃ آل عمران: 31)

(اے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ (بھی) تم سے محبّت فرمائے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

## 7 تمام جہانوں کے لیے رحمت:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (سورۃ الانبیاء: 107)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ (سورۃ سبا: 28)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

## 8 قرآنِ مجید کی تشریح فرمانے والے:

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (سورۃ النحل: 44)

اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

## 9 نبی پاک خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود و سلام پڑھنے کا حکم:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (سورۃ الاحزاب :56)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

## 10 حُضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصافِ حمیدہ:

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾

(سورۃ الاحزاب :45-46)

اے نبی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ)! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوش خبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)۔

## 11 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان، وحی کے مطابق:

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ﴿ؕ۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ﴿ۙ۴﴾ (سورۃ النجم :3-4)

اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (اُن کی طرف) کی جاتی ہے۔

# سُوْرَۃُ النَّبَاِ

## وجہِ تسمیہ :

نبا کا معنیٰ ہے: خبر۔ اس سورت کی دوسری آیت میں قیامت کی خبر کو بہت بڑی خبر قرار دیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّبَاِ ہے۔

## مرکزی مضمون :

سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

## مضامین اور علمی نِکات :

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں خبر سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے۔ کافر لوگ قیامت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے۔ سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں ان کے اس طرزِ عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر قیامت اور آخرت کی حقیقت سمجھائی گئی ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں بتایا گیا ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے قیامت قائم کرنا بہت آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں رات اور دن کو بھی خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں نیند کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ انسان کی ساری راحتوں کا مدار یہی ہے۔ اس نعمت کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کے لیے عام فرما دیا ہے کہ امیر، غریب، عالم، جاہل، بادشاہ اور مزدور سب کو یہ دولت یکساں عطا ہوتی ہے۔

اس سورت کے مطابق ہمارے اعمال لکھے جا رہے ہیں اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ ضرور نکلے گا۔ دنیا میں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرنے والے آخرت میں ناکام ہوں گے۔ قیامت کے دن پرہیزگار لوگوں کو جنّت ملے گی جس میں ہر طرح کا آرام ہوگا۔ ان کے لیے بے شمار نعمتیں ہوں گی اور ان کو کسی قسم کا فکر نہ ہوگا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کسی کی سفارش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی اجازت درکار ہوگی۔ اس کے بغیر کوئی ہستی کسی کی سفارش نہ کر سکے گی۔

قیامت پر یقین انسان میں نیکی کرنے کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ قیامت کے دن کفار اپنے عبرت ناک انجام کو دیکھ کر حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم اس سے پہلے مٹی ہو جاتے تو بہتر تھا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ کے مضامین اور اس کا اسلوب انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کر دینے کے لیے کافی ہیں۔ یہ سورت آخرت کی یاد کو تازہ کر دیتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ﴿۳﴾ كَلَّا

(پارہ ۳۰)

وہ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم (قیامت کی) خبر کے متعلق؟ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہرگز (ایسا) نہیں!

سَیَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ الْجِبَالَ

وہ عنقریب (قیامت کی حقیقت) جان لیں گے۔ پھر ہرگز (ایسا) نہیں! وہ عنقریب جان لیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو

اَوْتَادًا ۖ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾

(زمین میں گڑی ہوئی) میخیں (نہیں بنایا)؟ اور ہم نے تمھیں (مرد و عورت کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا فرمایا۔ اور ہم نے تمھاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔

وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪﴿۱۱﴾ وَّ بَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾

اور ہم نے رات کو (ڈھانپنے والا) پردہ بنایا۔ اور ہم نے دن کو روزگار کا وقت بنایا۔ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔

وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

اور ہم نے ایک روشن چراغ (سورج) بنایا۔ اور ہم نے بادلوں سے نازل فرمایا خوب برسنے والا پانی۔ تاکہ ہم اس کے ذریعہ نکالیں

حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

اناج اور سبزہ۔ اور گھنے باغات۔ بے شک فیصلہ کے دن کا ایک مقررہ وقت ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

تو تم سب فوج در فوج چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھولا جائے گا تو وہ دروازے ہی دروازے ہو جائے گا۔

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ (ریت کی طرح) سراب ہو جائیں گے۔ بے شک جہنم گھات میں ہے۔ (وہ) سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾

وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہ اس میں کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے (کی چیز) کا۔ سوائے کھولتے پانی اور بہتی پیپ کے۔

جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

(یہی ان کا) پورا پورا بدلہ ہے۔ بے شک وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے۔ اور وہ ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے۔

ربع

وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔ (کہا جائے گا) تو اب تم مزہ چکھو پھر ہم تمھارے لیے عذاب کو بڑھاتے جائیں گے۔ بے شک

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔ (ان کے لیے) باغات اور انگور ہیں۔ اور نوجوان ہم عمر عورتیں (بیویاں) ہیں۔ اور (پاکیزہ) شراب کے چھلکتے ہوئے پیالے ہیں۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

وہ نہ اس میں کوئی بےہُودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) آپ کے ربّ کی طرف سے بدلہ ہے جو کافی ہو جانے والا انعام ہوگا۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

(اس کی طرف سے) جو ربّ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بڑا مہربان ہے (اس دن) کسی کو اس سے بات کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

جس دن روح (جبرائیل علیہ السّلام) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت عطا فرمائے گا

وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اور وہ بات بھی ٹھیک کہے گا۔ یہ دن حق ہے لہٰذا جو چاہے اپنے ربّ کے پاس ٹھکانا بنالے۔

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

بے شک ہم نے تمھیں قریبی عذاب سے ڈرایا ہے اس دن ہر شخص دیکھے گا جو (اعمال) اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں

ع ۲

وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

اور کافر کہے گا اے کاش! کہ میں مٹّی ہوتا۔

## 1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں نبا یعنی خبر سے مراد ہے:

(الف) دنیا (ب) موت (ج) نیند (د) قیامت

ii قیامت کے دن سفارش کے لیے اجازت درکار ہو گی:

(الف) انبیاء کرام علیہم السلام کی (ب) وزیروں کی (ج) حکمرانوں کی (د) اللہ تعالیٰ کی

iii سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) قیامت اور آخرت (ب) نماز اور زکوٰۃ (ج) سیاست و معیشت (د) علم و حکمت

iv سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں قدرت کی نشانیوں میں بیان کیا گیا ہے:

(الف) رات کو (ب) دن کو (ج) نیند کو (د) تینوں کو

v سُوْرَۃُ النَّبَاِ کے مطابق قیامت کے دِن کافر خواہش کریں گے کہ کاش وہ ہو جاتے:

(الف) بوڑھے (ب) درخت (ج) مٹّی (د) پتھر

## 2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ النَّبَاِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: نبا کا معنی ہے: خبر۔ اس سورت کی دوسری آیت میں قیامت کی خبر کو بہت بڑی خبر قرار دیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النَّبَاِ ہے۔

ii سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں خبر سے مراد کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ النَّبَاِ میں خبر سے مراد قیامت اور آخرت کی خبر ہے۔

iii سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا مرکزی مضمون قیامت اور آخرت کا بیان ہے۔

iv قیامت پر یقین کا انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: قیامت پر یقین کرنے سے انسان کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اُس نیکی کرنے کا جذبہ اور گناہ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ النَّبَاِ کا تعارف تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ النَّبَاِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

## سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ

### وجہِ تسمیہ:

النّٰزِعٰتِ کا معنیٰ ہے: سختی سے      والے۔ اس سورت کے شروع میں فرشتوں      صفات بیان ہیں جن میں سے ایک صفت ہے: سختی سے کافر کی روح کھینچنے والے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ رکھا گیا ہے۔

### مرکزی مضمون:

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون آخرت کا انکار کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔

### مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر قیامت کے واقع ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ اس کے بعد یاد دہانی کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دعوتِ توحید کا ذکر ہے اور فرعون کے عبرت ناک انجام کا بیان فرمایا ہے۔ فرعون آخرت کا انکار کرتا تھا اور خدائی کا دعوے دار تھا۔ وہ زمین پر فساد برپا کرتا تھا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت میں عبرت کا نشان بنا دیا۔ اس میں یہ نصیحت ہے کہ پچھلی قوموں کے قصّوں سے ہمیں سبق حاصل کر کے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق جس اللہ نے اس عظیم کائنات کو پیدا فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کو قائم کرنا اور انسانوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنا بہت آسان ہے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں آخرت کا انکار کرنے والوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی گئی ہے اور قیامت کے دن نیک اور برے انسانوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ہمیں قیامت کے وقت کے بارے میں سوال وجواب کرنے کے بجائے اپنی آخرت بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن انسان کو دنیا میں گزاری ہوئی زندگی بہت تھوڑی محسوس ہوگی، یعنی آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کوئی حیثیت نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٢

ان (فرشتوں) کی قسم جو ڈوب کر سختی سے (کافر کی روح) کھینچنے والے ہیں۔ اور ان (فرشتوں) کی قسم جو نہایت نرمی سے (مومن کی روح) نکالتے ہیں۔

وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤

اور (فضا میں) تیزی سے تیرنے والے (فرشتوں) کی قسم۔ پھر (اللہ کا حکم ماننے میں) پوری قوّت کے ساتھ آگے بڑھنے والے (فرشتوں کی قسم)۔

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٥ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦

وقف لازم

پھر ہر کام کا انتظام کرنے والے (فرشتوں کی قسم)۔ جس دن کانپنے والی (زمین) کانپے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩

وقف لازم

اس کے بعد پیچھے آنے والا (ایک زلزلہ) آئے گا۔ اس دن کئی دل (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١ قَالُوْا

وہ کہتے ہیں کیا واقعی ہم پہلی حالت میں واپس (پھر زندہ) ہوں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

اُس وقت یہ بڑے نقصان کی واپسی ہوگی۔ لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ تو وہ (سب) ایک دَم کھلے میدان (حشر) میں (جمع) ہوں گے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

کیا آپ کے پاس پہنچی ہے؟ موسیٰ (علیہ السّلام) کی خبر۔ جب اُنھیں ان کے ربّ نے پکارا مقدس وادی طویٰ میں۔ (اور فرمایا) تم فرعون کی طرف جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

بے شک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پھر کہو کیا تُو چاہتا ہے کہ تُو پاک ہو جائے؟ اور میں تیرے ربّ کی طرف تیری رہ نمائی کروں تاکہ تُو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

پھر (موسیٰ علیہ السّلام نے) اس (فرعون) کو بڑی نشانی دکھائی۔ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر وہ پلٹا (اور فساد کی) کوشش کرنے لگا۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ

پھر اس نے سب کو جمع کیا پھر پکارا۔ پھر اُس نے کہا میں تمھارا سب سے بڑا ربّ ہوں۔ لہٰذا اللہ نے اس کو پکڑ لیا

نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔ بے شک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے۔ کیا تمھارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے

اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا

یا آسمان کا؟ (اللہ نے) اُسے بنایا۔ اس نے اس کی چھت بلند کی پھر اسے درست فرمایا۔ اور اس کی رات کو تاریک بنایا

وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

اور اس کے دن کو روشن فرمایا۔ اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارا نکالا۔

وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

اور اس نے پہاڑوں کو (زمین میں) گاڑ دیا۔ تمھارے اور تمھارے مویشیوں کے فائدے کے لیے۔ پھر جب بڑی آفت (قیامت) آئے گی۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا۔ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لیے ظاہر کر دی جائے گی۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾

لہٰذا جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔ تو بے شک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

اور جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے (اپنے) نفس کو (بُری) خواہش سے روکا۔

| فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ |
|---|

تو بے شک جنّت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔ وہ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ کب قائم ہوگی؟

| فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ |
|---|

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کا اس (قیامت کے وقت) کے ذکر سے کیا تعلق؟ آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کے ربّ کے پاس اس (قیامت کے وقت) کا انتہائی علم ہے۔

| اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ |
|---|

آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ) تو صرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے ہیں اس کو جو اُس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔ گویا وہ (کافر)

| يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾ ع |
|---|

جس دن اسے (قیامت کو) دیکھیں گے (تو سمجھیں گے کہ) وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے تھے۔

## مشق

**1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔**

**i سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے شروع میں صفات بیان کی گئی ہیں:**

(الف) فرشتوں کی (ب) انسانوں کی (ج) جنّات کی (د) اولیاء کی

**ii سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے:**

(الف) نمرود کا (ب) فرعون کا (ج) شداد کا (د) قوم عاد کا

**iii قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم ہے:**

(الف) اللہ تعالیٰ کے پاس (ب) فرشتوں کے پاس (ج) نبیوں کے پاس (د) جنّات کے پاس

**iv سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں دعوت کا ذکر ہے:**

(الف) حضرت آدم علیہ السّلام کی (ب) حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی (ج) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی (د) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی

**v سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے محسوس ہوگی:**

(الف) بہت تھوڑی (ب) بہت لمبی (ج) زیادہ خوش حال (د) زیادہ بدحال

2 مختصر جواب دیجیے۔ :

i سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا معنی ہے سختی سے کھینچنے والے۔ اس سورت کے شروع میں فرشتوں کی مختلف صفات بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک صفت ہے: سختی سے کافر کی روح کھینچنے والے۔ اسی مناسبت اس سورت کا نام سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ رکھا گیا ہے۔

ii سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا مرکزی مضمون آخرت کا انکار کرنے والوں کے عبرت ناک انجام کا بیان ہے۔

iii سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق قیامت کب آئے گی؟

جواب: سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے مطابق قیامت کے واقع ہونے کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

iv فرعون کس چیز کا دعویٰ کرتا تھا؟

جواب: فرعون خدا ہونے کا دعوٰی کرتا تھا۔

3 تفصیلی جواب دیں:

i سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کا تعارف تحریر کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ کے بنیادی مضامین اور اہم علمی نِکات تحریر کیجیے۔

## وجہِ تسمیہ:

عبس کا معنیٰ ہے: ناگواری محسوس کرنا۔

اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک نابینا صحابی کے طرزِ عمل پر ناگواری کے اظہار کا ذکر ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ عَبَسَ رکھا گیا ہے۔

## شانِ نزول:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کے نازل ہونے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک دن حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قریش کے کچھ بڑے سرداروں کو اسلام کی تبلیغ فرما رہے تھے، اس گفت گو کے دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن امّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آگئے۔ وہ نابینا تھے اس لیے یہ نہ دیکھ سکے کہ آپ کن کے ساتھ گفت گو میں مصروف ہیں۔ انھوں نے آتے ہی حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ سکھانے کی درخواست کردی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کا یہ طریقہ پسند نہ آیا کہ دوسروں کی بات کاٹ کر انھوں نے بیچ میں مداخلت کردی۔ اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی بات کا جواب دینے کے بجائے ان کافروں کے ساتھ اپنی گفت گو جاری رکھی۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو یہ سورت نازل ہوئی۔

### حدیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے۔

(سنن ابی داود: 3641)

## مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول "حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیّت کا بیان" ہے۔

## مضامین اور علمی نِکات:

سُوْرَۃُ عَبَسَ کے شروع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی دنیاوی منصب یا مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ ایمان اور اخلاص والے عمل کی اہمیت ہے۔ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کی فکر اہم ہے تاہم مسلمانوں کی اصلاح اور ان کی تعلیم کی فکر کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔

اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ حق کو قبول کرنے کے لیے ظاہری بینائی نہیں بلکہ دل کی بصیرت ضروری ہے۔

اس مضمون کے بعد اس سورت میں قرآنِ مجید کی عظمت کا ذکر ہے۔قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا عظیم اور بابرکت کلام ہے۔دراصل یہ ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اکثر انسان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔ہمیں اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں پر شکر ادا کر کے اس کی فرماں برداری کرنی چاہیے۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ میں اللہ تعالیٰ نے بارش کو اپنی خاص نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ پھر اس نعمت سے حاصل ہونے والے پھلوں، سبزیوں اور چارے کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کو بیان فرمایا ہے۔

قیامت کے دن کی سختی انسان کو اس کے قریبی رشتہ داروں سے بھی غافل کر دے گی۔اس دن اللہ تعالیٰ کے فرماں برداروں کے چہرے روشن اور نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾

ناگوار محسوس کیا اور رخ پھیر لیا۔(اس وجہ سے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا۔اور آپ کو کیا معلوم شاید کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾

یا وہ نصیحت حاصل کرتا تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی۔ لیکن جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے۔

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾

(تو) اس کی طرف تو آپ زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اور آپ پر (کوئی ذمہ داری) نہیں ہے اگر وہ پاکیزگی حاصل نہیں کرتا۔

وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَ هُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾

لیکن جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے۔ تو آپ اسے نظرانداز کرتے ہیں۔

وقف لازم

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

ہرگز (ایسا) نہیں بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے۔ لہٰذا جو چاہے اسے قبول کرے۔ (یہ) عزّت والے صفحات میں (لکھا ہوا ہے)۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾

(جو) بلند مرتبہ (والے) پاکیزہ (صفحات) ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ (جو) عزّت والے نیک (فرشتے) ہیں۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

ہلاک ہو (نافرمان) انسان وہ کیسا ناشکرا ہے؟۔ (اللہ نے) اسے کس چیز سے پیدا فرمایا؟ ایک قطرے سے (اللہ نے) اسے پیدا فرمایا

فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾

پھر اس (کی ہر چیز) کا اندازہ مقرر فرمایا۔ پھر اس کے لیے (زندگی کا) راستہ آسان فرما دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

پھر جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ فرما دے گا۔ یقیناً اس (نافرمان) نے پورا نہ کیا جس کا (اللہ نے) اسے حکم دیا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم نے (بادلوں سے) خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿٢٨﴾

پھر ہم نے اچھی طرح زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا۔ اور انگور اور سبزیاں۔

وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ

اور زیتون اور کھجور۔ اور خوب گھنے باغات۔ اور پھل اور چارا (سب پیدا فرمائے)۔ تمھارے اور تمھارے مویشیوں کے

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾

فائدے کے لیے۔ پھر جب کان بہرے کر دینے والی (قیامت کی) سخت آواز آئے گی۔ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔

وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے۔ اُس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر ہوگی

يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَ وُجُوْهٌ

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی۔ اس دن کئی چہرے چمکتے ہوں گے۔ (وہ) ہنستے مسکراتے خوش و خرم ہوں گے۔ اور اس دن

يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

ع ۴۲ ۵

کئی چہروں پر غبار ہوگا۔ ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی لوگ ہوں گے جو کافر (اور) بدکار تھے۔

# مشق

## 1 درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

i عبس کا معنیٰ ہے:

(الف) خبر (ب) کھینچنے والے (ج) پھٹنا (د) ناگواری محسوس کرنا

ii قیامت کے دن انسان بھول جائے گا:

(الف) والدین کو (ب) بہن بھائی کو (ج) دوستوں کو (د) رشتے داروں کو

iii حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیّت بیان کی گئی ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں (ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں

iv حق کو قبول کرنے کے لیے ضروری ہے:

(الف) آنکھوں کی روشنی (ب) بہت زیادہ علم (ج) مال و دولت (د) دل کی بصیرت

v حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ملتا ہے:

(الف) سُوْرَۃُ النَّبَا میں (ب) سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ میں (ج) سُوْرَۃُ عَبَسَ میں (د) سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں

## 2 مختصر جواب دیجیے۔

i سُوْرَۃُ عَبَسَ کی وجہِ تسمیہ تحریر کیجیے۔

جواب: عبس کا معنی ہے: ناگواری محسوس کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں کے ایک نابینا صحابی کے طرزِ پر ناگواری کے اظہار کا ذکر ہے۔ اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ عَبَسَ رکھا گیا ہے۔

ii سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ عَبَسَ کا مرکزی مضمون اور مقصدِ نزول ''حق کے سچے طلب گاروں کی اہمیت کا بیان'' ہے۔

iii قرآنِ مجید سے کون فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: قرآن مجید سے جو چاہے فائدہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ ایک نصیحت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا عظیم اور بابرکت کلام ہے۔

iv قیامت کے دن نافرمانوں کے چہرے کیسے ہوں گے؟

جواب: قیامت کے دن نافرمانوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

3 تفصیلی جواب دیں۔

i سُوْرَۃُ عَبَسَ کا شانِ نزول بیان کیجیے۔

ii سُوْرَۃُ عَبَسَ کا تعارف اور مضامین تحریر کریں۔

## سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ

### وجہِ تسمیہ:

تکویر کا معنیٰ ہے: لپیٹنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں قیامت کے دن سورج کو لپیٹ دیے جانے کا ذکر ہے۔ اسی جہ سے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ ہے۔

### فضیلت:

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ میں بہت وضاحت کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ، سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ اور سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ کو پڑھ لے۔ (سنن ترمذی: 3333)

### مضامین اور علمی نکات

سُوْرَۃُ التَّکْوِیْرِ کے شروع میں قیامت کی ہولناکی بیان کی گئی ہے۔ قیامت کے دن ساری دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اس دن ہمارا ہر قول و عمل حاضر کر دیا جائے گا۔

جاہلیت کے زمانے میں ایک وحشیانہ رسم یہ تھی کہ لوگ عورتوں کو منحوس سمجھتے تھے اور بعض قبیلے ایسے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کے یہاں بچّی پیدا ہو جاتی تو وہ شرم کے مارے اس بچّی کو زمین میں زندہ دفن کر دیتا تھا۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ لڑکیوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے، جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔